قاضی القضاۃ کا انتخاب لائق صد افتخار عمل

از: ابو یوسف محمد قادری

شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف کا سولھواں فقہی سیمینار منعقدہ ۲۹/۳۰/۳۱/مارچ ۲۰۱۹ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کئی اعتبار سے لائق تحسین اور قابل مبارک باد رہا۔ متعینہ عنوانات کے تحت جرح وتعدیل اور تنقیح مسائل کے بعد اتفاقِ رائے سے حتمی وآخری فیصلہ سپردِ قرطاس ہوا۔

مباحثہ کا نظارہ دل کش دل پذیر تھا، بڑے ہی خوش کن، فرحت آمیز، نشاط آفریں، پُر لطف اور نور بخش لمحات تھے جب علمی باریکیاں، فکری بالیدگیاں، فنی گہرائیاں، صوتی ولسانی رنگینیاں، استدلالی شوخیاں، جزئیاتی رعنائیاں ذہنی وعقلی زمین کو سرسبز وشادابیاں عطا کر رہی تھیں۔

آج سیمینار کا آخری سیشن تھا، رات کے دس بج رہے تھے، فقہائے کرام کی فقاہت کی نورانیت سے دلکش وخوبصورت ہال بقعۂ نور بنا ہوا تھا، کلام بلاغت کی نکہت سے مشامِ جاں معطر معطر ہو رہا تھا، دستور کے مطابق فقہی سیمینار سے متعلق منفرد تاثرات و خیالات کے ماہ ونجوم آسمانِ قرطاس پر تبسم ریز تھے، آج کے عنوان ''حالات حاضرہ کے سلگتے چند مسائل اور لائحۂ عمل'' کے تحت کلام کی ملاحت نے ماحول کو عروس بہار بنا رکھا تھا، اسی درمیان قاضی القضاۃ کے تعین وانتخاب کی کلیاں چٹکنے لگیں۔

صدر باوقار والد بزرگوار ممتاز الفقہاء محدث کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری رضوی امجدی دام ظلہ النورانی نے بزبان فیض ترجمان بڑے تفکر وتدبر ریزی کے بعد اپنے احسن واجمل آفاقی رائے کو فقیہانِ عالی وقار کے پیش نظر یہ کہتے ہوئے رکھا کہ بڑے غور وفکر اور مکاشفہ ومراقبہ اور استخارہ کے بعد میرے قلب پر من جانب اللہ القا ہوا ہے کہ بے شمار اعتبارات سے اس منصب کے لائق وفائق نبیرۂ مخدومنا المکرّم جانشین حضور تاج الشریعہ گرامی وقار حضرت علامہ مولینا مفتی الشاہ محمد عسجد رضا خان قادری دام ظلہ النورانی ہیں۔ اب آپ حضرات اس سے متعلق اپنے اپنے زریں خیالات سے بہرہ مند فرمائیں تا کہ اس اہم منصب کا جو خلا وقوع پذیر ہے پُر ہو جائے۔

فقیہانِ زمن میں سے کچھ کے خیالات یہ تھے کہ قاضی القضاۃ کا عہدہ حضرت والا قبول فرمالیں اور جانشین حضور تاج الشریعہ کو نیابت کی ذمہ داری عطا فرما دیں، یہی مناسب وبہتر ہوگا۔ شہزادۂ مخدومنا المکرّم وشیخنا المعظم گرامی وقار نے بھی اس رائے کی تصدیق وتائید کی اور عہدۂ قاضی القضاۃ کی قبولیت سے یہ کہتے ہوئے انکار کر دیا کہ بندہ اس کے لائق نہیں، حضور والا ہی کما حقہ اس عہدۂ عظیمہ ورفیعہ کے مستحق ہیں، اس لیے آپ ہی اس رتبۂ علیا پر فائز المرام ہیں، چوں کہ والدنا المکرّم قاضی القضاۃ فی الہند حضور تاج الشریعہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں آپ نائب تھے، اصول کے مطابق اب آپ ہی اصل ہیں۔

شہزادۂ مخدومنا المکرّم قاضی شہر بریلی شریف قائد ملت حضور مفتی عسجد رضا خان قادری دامت برکاتہم القدسیہ جانشین حضور تاج الشریعہ آخری مرحلہ تک اسی کلمات ملیحہ جمیلہ کا تکرار فرماتے رہے، اس کے بعد محدث کبیر مدظلہ العالی نے مختصر مگر جامع ایک بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا جس سے شرکائے سیمینار عش عش کرا ٹھے، وہ تاریخ ساز خطبہ یہ تھا:

''عالی مرتبت گرامی وقار حضرت علامہ مولانا مفتی عسجد رضا خان قادری دامت برکاتہم العالیہ آپ کے اسی ادائے کسر نفسی

پر زمانہ کی ساری رعنائیاں حسن و جمال اور خوبی وکمال قربان ہے کہ سب کچھ ہوتے ہوئے بھی فرماتے ہیں کہ ’’میں کچھ نہیں ہوں‘‘ آپ اپنی نگاہوں سے نہیں ہماری نظروں اور جہاں کے چشمِ پُر نور سے دیکھیں کہ آپ کیا کیا ہیں؟ کن کن محاسن وکمالات کے خوگر ہیں؟ آنے والا وقت بھی بتادے گا کہ آپ کیا ہیں؟ حضور تاج الشریعہ رضی اللہ عنہ نے اپنی حیات مستعار میں آپ کو قاضی منتخب فرما کر ہماری آنکھیں کھول دی ہیں، شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف کی ذمہ داریاں عطا فرما کر ہماری نگاہوں کو پُر نور بنادیا ہے، اِس لیے ضیاء المصطفیٰ یہ کہنے میں حق بجانب ہے کہ آپ ہی اس منصب جلیلہ کے لائق ہیں، یہ تاج آپ ہی کے سر سجتا ہے۔

ایک چیز کی جانب اشارہ کردوں کہ قضا میں امتیازی حیثیت احکام شرعیہ کے نفاذ کی طاقت کا ہونا اور عدل وانصاف کو اپنی معنوی وصوری حالت پر برقرار رکھنا ہے، موجودہ دور میں یہ کمال سب سے زیادہ آپ کے اندر آفتاب نیم روز کی طرح عیاں ہے، دنیا مستقبل میں اس بات کا ادراک کرلے گی تو انھیں بھی اس حقیقت کا اعتراف کرنے پر مجبور ہونا پڑے گا کہ حق حقدار ہی کو ملا ہے، آپ اس عہدۂ حمیدہ کو بسر وچشم قبول فرمائیں، ہم سب غلامانِ رضا ومفتی اعظم وتاج الشریعہ آپ کے ساتھ ہیں‘‘۔

اس کے بعد سارے شرکائے فقہی سیمینار نے اس رائے پر اتفاق کرلیا۔

ہر چہار جانب سے نعرہائے وحدانیت و رسالت کی دلنواز و روح پرور، دلکش و پُر کیف اور راحت رساں ومسرت بخش صدائیں بلند ہوگئیں جس سے ماحول وفضا کی نورانیت میں کہکشاں کا جمال جگمگانے لگا، قوس وقزح کے حسن کا بانکپن مبارکبادیاں پیش کرنے کو رشکِ ارم ہال میں سمٹ آئیں، فردوس بریں کی ملاحت ونمکینیت استقبال کو اپنی آنکھیں فرش راہ کردیں، کائنات کے لبہائے مبارک پر تہنیت کے گل بوٹے کھل اُٹھے، چمن زار محبت گل وگلزار ہوگیا جس سے مسرت وشادمانی کا بازار گرم ہوگیا، اس لمحات سعید میں فرحت انبساط کی کیفیت کیا تھی، نشاط وشادمانی کا عالم کیا تھا، اس کو لفظوں کا جامہ نہیں پہنایا جاسکتا ہے۔

اس کے بعد کوئی دقیقہ فروگزاشت کیے بغیر قاضی القضاۃ کا تاج شاہانہ جانشین حضور تاج الشریعہ اطال اللہ عمرہ کے سر اقدس پر والد بزرگوار محدث کبیر ممتاز الفقہاء حضرت علامہ مفتی الشاہ ضیاء المصطفیٰ قادری رضوی امجدی مدظلہ العالی نے اپنے مقدس ہاتھوں سے سجادیا، اس ساعت سعید کے دلکش وجاذب نظر نظارے کا کیا کہنا، ایسا محسوس ہورہا تھا کہ نورانیت کی حقیقت وماہیت کا آفتاب عالم تاب قاضی القضاۃ کے جبین اقدس اور رخِ منور پر اپنی تابش کا ملہ بکھیر رہا ہے اور اسے مکمل شمس عرفانی، قمر لاثانی، نجم حقانی اور کوکب یزدانی بنارہا ہے، بلکہ یوں کہوں تو حق بجانب ہوں گا ’’قائد ملت کی شکل میں مخدومنا المکرّم سیدی وسندی ومرشدی سرکار تاج الشریعہ رضی اللہ عنہ کا جمال جہاں آرا دکھائی دینے لگا ہے، دراصل صداقت کی زبان نگاہوں کی ترجمانی یہی کررہی ہے کہ مرشد برحق ہی بنفس نفیس جلوہ فرما ہوکر اپنی علمی وعرفانی تابانیاں بانٹ رہے ہیں اور ہست وبود کی ساری دلکشیاں ان پر قربان ہیں‘‘۔

تاج پوشی کے وقت قاضی القضاۃ زندہ باد قاضی القضاۃ پائندہ باد کے نغمات کی ضوباریاں ہورہی تھیں، بارانِ رحمت پروردگار خوب مچل مچل کر برس رہا تھا، ماہ ونجوم کی جاں نثاریوں کی کلیاں تبسم ریز تھیں، سیارگانِ فلک کی گل افشانیوں کا ظہور تھا، حورانِ بہشتی بلائیں لے رہی تھیں، تقدس کا بانکپن جاگ اٹھا تھا، جامعۃ الرضا پر تجلیات باری کی طلعت باریاں تھیں، مدینہ کے انوار اپنے فیوض وبرکات کے در بے بہا بہار رہے تھے، قادریت وچشتیت کا فیضان خوب خوب جاری تھا، امام اعظم کی چشم عنایت کرم نوازیوں پر مائل تھیں، یوسفی قضاوت کی نگہ رفعت کا کمال اپنا فیض بانٹ رہا تھا، اولیائے کرام کے نظر ولایت کی عطا ہورہی تھی، یقیناً

سیدی اعلیٰ حضرت کی روح مسکرا اٹھی ہوگی جب اپنی عطا کو لباس قیادت وسیادت میں ملبوس دیکھا ہوگا، سیدی حجۃ الاسلام کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئی ہوں گی جب اپنے مظہر اتم کو شہ نشینی پر جلوہ بار مشاہدہ کیا ہوگا، سیدی مفتی اعظم کے قلب وجگر کو سکون ملا ہوگا جب انھوں نے اپنی دعا کے شجر کو ثمر آور پایا ہوگا، سیدی مفسر اعظم کی روحانیت جھوم اٹھی ہوگی جب اپنے امانت علمی ونسبی کے سرتاج قاضی القضاۃ کی ضیاباریوں کا دیدار کیا ہوگا، سیدی مرشدی آقائی ومولائی حضور تاج الشریعہ کا برزخی وجود مسعود کا گلستان لہلہا اٹھا ہوگا جب اپنے لخت جگر نور نظر اور جانشین کو قاضی القضاۃ کی مسند پر تشریف فرما پایا ہوگا۔

کسی تامل اور پس وپیش کیے بغیر کہوں گا کہ ہر سنی کے دھڑکتے دل کی یہ آواز ہے کہ اے بریلی! یقیناً تو ہی میرا باب جنت تھا ہے اور رہے گا، رب قدیر ہمارے اس مرکز تحفظ عشق وایمان اور عقیدہ وعقیدت کے فلک نما مضبوط ومستحکم آہنی شیش محل کو صبح قیامت تک سلامت رکھے اور چشم بد وسے حفاظت فرمائے۔ آمین

قاضی القضاۃ کے انتخاب وتاج پوشی کے بعد تہنیت ومبارک بادیوں کے سوغات نچھاور کرنے کا دور شروع ہوگیا، فقہی سیمینار کے شرکا میں سے ہر ایک فرد نے بڑی وارفتگی ووالہانہ انداز میں اپنے قاضی القضاۃ کو مبارکبادیاں پیش کرنے لگے اور مصافحہ ومعانقہ کی برکات کا حصول ہونے لگا، تقریباً ہندوستان کے ہر گوشے سے تشریف لائے ہوئے مفتیانِ کرام اور علمائے عظام اور مندوبین ودانشوران نے اپنے اپنے ریاست کی ترجمانی کرتے ہوئے قاضی القضاۃ کو ارمغان خلوص پیش کیا۔ جن میں سے چند کے اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں:

حضور محدث کبیر مدظلہ العالی، مفتی بہاء المصطفیٰ قادری جامعۃ الرضا، مفتی صالح صاحب قبلہ جامعۃ الرضا، مفتی ولی محمد صاحب قبلہ باسنی ناگور، مفتی شفیق احمد شریفی صاحب قبلہ غریب نواز الہ آباد، مفتی محمود اختر صاحب قبلہ ممبئ، مفتی اختر حسین قادری علیمیہ جمدا شاہی، مفتی شمشاد احمد امجدیہ گھوسی، مفتی ابوالحسن امجدیہ گھوسی، مفتی خورشید عالم امجدیہ گھوسی، مفتی حبیب اللہ فضل رحمانیہ پچھپڑوا، مفتی شمشاد حسین بدایونی، مفتی عزیر عالم بسڈیلہ، مفتی رفیق عالم بریلی شریف، قاضی شہید عالم بریلی شریف، قاضی فضل احمد بنارس، مفتی عالمگیر اسحاقیہ جودھپور، مفتی یونس رضا اویسی کانپور، مفتی مقصود عالم فرحت ضیائی ہاسپیٹ کرناٹک، مفتی شہاب الدین فیض الرسول براؤں شریف، مفتی عبدالرحمٰن بہرائچ شریف، مفتی عابد حسین جمشید پور، مفتی انوار احمد امجدی اوجھا گنج، مفتی ابوطالب سلطانپور، مفتی انیس عالم سیوانی لکھنؤ، مفتی مطیع الرحمٰن بنارس، مفتی عاشق حسین کشمیری، مفتی محمد شکیل احمد جامعۃ الرضا، مفتی شہزاد، مفتی گلزار جامعۃ الرضا، مفتی بلال انور جامعۃ الرضا، مفتی شیر محمد وارثیہ لکھنؤ، مفتی کوثر مرکزی دارالافتا بریلی شریف، مفتی محمد ارشاد ساحل سہسرامی ممبئ، مفتی قمر عالم فیض آباد، مفتی نعیم الدین خلیل آباد، سید ہاشمی صاحب ممبئ، مفتی عبدالقادر باسنی، مولانا محمد حنیف باسنی، راقم الحروف ابویوسف محمد قادری، ان کے علاوہ کثیر تعداد میں مقامی وبیرونی مفتیانِ کرام وعلمائے عظام شریک سیمینار تھے اور اس وقت وہاں موجود تھے، جملہ حضرات کی متفقہ رائے سے مخدومنا المکرّم عالی مرتبت گرامی وقار قائد ملت حضرت علامہ مولانا مفتی الشاہ محمد عسجد رضا خان قادری مدظلہ العالی جانشین حضور تاج الشریعہ اہل سنت وجماعت کے قاضی القضاۃ منتخب ہوئے، آج سے ان کا فیصلہ ہمارے لیے حرف آخر کی حیثیت رکھے گا اور ان کی اطاعت ہم پر لازم وواجب ہوگی۔

ان تمام کاروائیوں کے وقت راقم الحروف حاضر رہا اور بارانِ رحمت کے رم جھم رم جھم فواروں سے خوب خوب سیرابی

حاصل کی، ان امور کی انجام دہی کے وقت کشف الغمہ سراج الامہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی یاد تازہ ہوگئی، امام اعظم کو جب سلطان وقت نے عہدۂ قضا کی پیش کش کی تو آپ نے قبول کرنے سے انکار کردیا جس کے پاداش میں قید و بند کی صعوبتوں سے دوچار ہونا پڑا، لیکن اپنے شاگرد رشید امام ابو یوسف کو منصب قضا قبول کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی، محقق علی الاطلاق امام اہل سنت مجدد دین وملت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ نے اس ادائے دلنواز کو اپنے زمانہ میں اپنایا اور اپنے خلیفۂ اجل سرکار صدر الشریعہ مفتی امجد علی مصنف بہار شریعت رضی اللہ عنہ اور اپنے لخت جگر شہزادۂ اصغر مفتی اعظم عالم محمد مصطفیٰ رضا رضی اللہ عنہ کو قاضی اسلام مقرر فرمایا، وہی جلوہ یہاں نظر آیا کہ والد بزرگوار محدث کبیر مدظلہ النوارنی نے منصب قاضی القضاۃ کو ہزار ہا حکمتوں کے پیش نظر قبول نہ فرما کر امام اعظم و امام اہل سنت کی سنت پر عمل پیرا ہوتے ہوئے قاضی القضاۃ کا عہدہ قائد ملت جانشین سرکار تاج الشریعہ مدظلہ العالی کو قبول کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی اور اپنے مدبرانہ و عارفانہ بصیرت کو بروئے کار لاتے ہوئے دنیائے اہل سنت و جماعت کو ایک عظیم پیغام دیا کہ موجودہ منتخب شدہ قاضی القضاۃ ہر اعتبار سے اس منصب عظمیٰ کے لائق ہیں، ان کا دامن تھامے رہنا، میرے بعد بھی یہی تمہیں صراط مستقیم مسلک اعلیٰ حضرت پر قائم رکھیں گے اور تمہارے ایمان و عقائد کو تحفظ بخشیں گے۔

یقیناً حضور محدث کبیر مدظلہ العالی کا بصیرت افروز جملہ ہمارے لیے سندی حیثیت رکھتا ہے۔

محدث کبیر اطال اللہ عمرہ کی موثر و پُر مغز دعاؤں اور قاضی القضاۃ کے تشکراتی کلمات بلیغ پر یہ متبرک و تاریخ ساز شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف کا سولہواں فقہی سیمینار اختتام پذیر ہوا۔

فقہی سیمینار میں شریک تمام مندوبین کرام نے انتظامی امور کی دل کھول کر خوب خوب مدح سرائی کی اور اپنے اپنے مستقر کی جانب لوٹنے کے لیے ہمہ تن مصروف ہوگئے، قاضی القضاۃ مدظلہ العالی نے ہر ایک کو بڑی تعظیم و تکریم اور عزت افزائی کے ساتھ رخصت فرمایا۔

جوں ہی قاضی القضاۃ کے منتخب ہوجانے کی خبر عالم اسلام میں پھیلی ہند و بیرون ہند کے ہر چہار جانب سے تائیدی و تصدیقی اور مبارکبادیوں کے خطوط کی آمد شروع ہوگئی، اب تک کثیر تعداد میں خطوط موصول ہوچکے ہیں اور خطوط کی آمد کا سلسلہ تاہنوز جاری ہے، اس کے ساتھ فون، آڈیو کلپ، واٹس ایپ، ٹیلی گرام، فیس بک اور ٹوئٹر کے ذریعہ بھی تائیدات و تصدیقات اور مبارک بادیوں کا تانتا بندھا ہوا ہے۔

خاندان صدر الشریعہ ہمیشہ سے ہی بریلی شریف کا اسیر رہا ہے اور آج بھی ہے اور ہمیشہ رہے گا، جب یہ اطلاع خاندان صدر الشریعہ کی سماعت سے ٹکرائی تو مسرت و شادمانی کی لہر دوڑ گئی اور ہر فرد نے بیک زبان ہوکر مبارکبادیاں دیں اور شہزادۂ مرشد گرامی وقار کی مرتبت علیا میں سرفرازی اور سلامتی کی دعائیں کیں۔

رب قدیر بطفیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روز افزوں ترقی درجات سے ہم کنار فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

ابو یوسف محمد قادری

خادم الدرس والتدریس

جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی